ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

اکوڑہ خٹک کی پشتو کی ساخت

PASHTO COMPOSITION OF AKORAKHATTAK

*افشاں جبین
لیکچرار اردو، یونیورسٹی آف ملاکنڈ
**ڈاکٹر صدیق اقبال
لیکچرار شعبۂ اردو، ایکسلسیئر کالج سوات
***محمد لیاقت
پی ایچ ڈی اسکالر ہزارہ یونیورسٹی مانسہرہ

ABSTRACT:

The Pashto are an ancient nation divided into different tribes. The three major branches of this nation are described as (1) Sturban (2) Ghorghashti (3) Batini. These three branches are traditionally related to the three sons of three, Sturban, Ghorghasht and Batiyan, but there is also a well-known tribe of Pathans. Kirlan is the ancestor of Afridi, Khattak, Dalazak, and Kazai and other mountain tribes. That's why it has special importance. A notable discovery of Pashto relics is an ancient inscription in Sistan (Iran) that archaeologists believe dates back to 3,500 YEARS BC. There are three sentences written on this inscription in Khorushi script, which are closely related to the present Pashto. They are something like this to me. The world's first human being was settled in the Indus Valley i.e. Khyber Pakhtunkhwa province. In this sense, this region has been the oldest home of human life and accordingly the orthodoxy of the Pashto language has also been claimed. However, Pastor Janes Anoldsen traced Pashto to 1500 AD. This article highlights the structure of Akora Khattak's language and various variations.

اکوڑہ خٹک کی پشتو کی ساخت پر بات کرنے سے پہلے لازم ہے کہ پشتو زبان کے بارے میں مختصر بات کی جائے۔ پشتون ایک قدیم قوم ہے۔ اسی طرح پشتو زبان کی تاریخ بھی پرانی ہے اگرچہ یہ تاریخ دھند میں لپٹی ہوئی ہے تاہم مختلف ماہرین لسانیات، مورخین اور محققین جیسے فارغ بخاری، رضا ہمدانی، محمد شفیع، تاج سعید، حنیف خلیل وغیرہ اس کی عمر تقریباً چھے ہزار بتاتے ہیں۔ محمد شفیع صابر، مولانا عبدالقادر مرحوم اور سعد اللہ جان برق تو یہاں تک کہتے ہیں کہ دنیا کا پہلا انسان دریائے سندھ کی وادی یعنی صوبہ خیبر پختونخواہی میں آباد ہوا تھا۔ اس لحاظ سے یہ خطہ زمین حیات انسانی کا سب سے قدیم مسکن رہا ہے اور اسی حساب سے پشتو زبان کی قدامت کا دعویٰ بھی کیا گیا ہے تاہم، بد قسمتی سے اس زبان کے موجودہ آثار اس قدامت کی گواہی نہیں دیتا ۔البتہ پادری جینیز انولڈ سن (Jens Envedlsin) نے پشتو کا سُراغ ۱۵۰۰ء ق۔م کے زمانے تک لگایا ہے اور پشتو کی عوامی صنف " ٹپہ" پر تحقیق کر کے ایک کتاب لکھی ہے جو پشتو کے اس ٹپے پر بنیاد رکھتی ہے۔

ے سپو گمیہ کڑنگ وھہ راخیژہ یارمے دہ گولو کوی گوتے وریبینہ

ترجمہ: اے چاند اُچھل کر نکل آ۔ میرا محبوب چولوں کی کٹائی کر رہا ہے کہیں وہ اپنی انگلیاں نہ کاٹ ڈالے۔

جینز انولڈ سن کا خیال ہے کہ یہ ٹپہ آریائی دور سے تعلق رکھتا ہے کیوں کہ اس میں آریاؤں کی مذہبی رسومات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جب وہ متبرک پودے (سوم) کی کٹائی رات کے وقت کرتے تھے اور اس وقت چاند سے اُچھل کر نکل آنے کی التجا کرتے تھے۔

پشتو آثار کے حوالے سے قابل ذکر دریافت سیستان (ایران) میں ایک قدیم کتبے کی ہے جس کے متعلق ماہرین آثار قدیمہ کا خیال ہے کہ وہ، ساڑھے تین ہزار سال قبل مسیح سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کتبے پر خروشی رسم الخط میں تین جملے تحریر ہیں جو موجودہ پشتو سے قریبی مطابقت رکھتے ہیں۔ وہ کچھ یوں ہیں۔

ني اري سہ آھم
نی درروجہ نہ آھم
نی زورہ سہ رہ آھم (۱)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

ترجمہ: نہ میں اڑیل ہوں، نہ جھوٹا ہوں اور نہ جابر ہوں۔ شفیق احمد شینواری نے اپنے غیر مطبوع مضمون میں پشتو زبان کی قدامت کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ وادی سوات سے بر آمد ہونے والے پتھر سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ پشتو شاعری تین ہزار سال پہلے موجود تھی۔ اُن کا کہنا ہے:

> پشتو زبان کے پروفیسر محمد اللہ صاحب نے دوران لیکچر فرمایا یا تھا کہ وادی سوات میں ایک پتھر بر آمد ہوا تھا جس میں قدیم پشتو کی ایک تحریر شعر کی صورت میں موجود تھی۔ لیبارٹری ٹیسٹ سے ثابت ہوا کہ یہ تحریر تقریباً تین ہزار سال کی ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ تین ہزار سال پہلے پشتو زبان شاعری کی صورت میں موجود تھی۔ آگے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کے پشتو زبان کی تاریخ کہاں سے شروع ہو گی۔(۲)

پشتو زبان وادب کی تاریخ میں اہم دریافت محمد ہوتک بن داؤد کی تالیف "پٹہ خزانہ" ہے۔ یہ کتاب 1141ھ میں لکھی گئی تھی اور آقائی جیبی نے 1322ھ میں دریافت کی۔ اس کتاب کی دریافت سے معلوم ہو سکا کہ امیر کروڑ پشتو کا پہلا شاعر ہے۔ وہ بنی عباس عہد کا جنگجو اور پشتو شاعر تھا۔ انھوں نے ایک نظم اس وقت کہی تھی جب وہ عباسیوں کی ایک جنگ میں کامیاب ہوا تھا۔ اس نظم کے کچھ اشعار ذیل میں ملاحظہ ہوں:

زیم زمرے پر دائی نڑے لہ لما اتل نشتہ　　پ ہند وسز وپر تخار ویر اور کابل نشتہ۔

بل پہ ذابل نشتہ　　اوزما اتل نشتہ (3)

ترجمہ: میں شیر ہوں۔ اس دھرتی پر میرا کوئی مثل نہیں ہے۔ ہند سند، تخار، کابل بلکہ زابل تک میرا کوئی ثانی نہیں ہے۔ زبان وادب کا یہ سفر تاحال جاری ہے کیوں کہ پشتو ایک زندہ زبان ہے اور بہت سے علاقوں میں بولی جاتی ہے۔ افغانستان میں اسے سرکاری زبان کا درجہ حاصل ہے۔ جب خیبر پختونخو اور بلوچستان کے وسیع علاقے میں بھی بولی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ صوبہ سندھ کے کراچی شہر میں لاکھوں کی تعداد میں پشتون بستے ہیں، جن کی زبان پشتو ہے۔ علاوہ ازیں دنیا کے بہت ممالک میں پشتون آباد ہیں خصوصاً خلیجی ممالک امریکہ اور یورپ میں۔ یہاں ایک دلچسپ واقعے کا ذکر کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ ڈاکٹر نجیب اللہ کے دور صدارت میں ایک افغان پائلٹ عبد الاحد خان مہمند نے خلا سے صدر مملکت اور اپنے ماں سے پشتو میں بات چیت کی جس کی وجہ سے پشتو اُن چند زبانوں میں شامل ہو گئی ہے جن میں خلا سے بات چیت ہوتی ہے۔

پشتو رسم الخط: یہ بات ابھی تک تحقیق طلب ہے کہ پشتو کا ابتدائی رسم الخط کسی قسم کا تھا؟ تاہم اس قدر معلوم ہو چکا ہے کہ قدیم پشنو رسم الخط آج کل کے رسم الخط سے مختلف تھا۔ پشتو رسم الخط وقت گزرنے کے ساتھ تبدیل ہوتا رہا۔ دور اول (۵۵۸ق.م- ۴۸۴ میں میںحیٰ، کیشکا ۱۶۲اق.م- ۱۲۰اق م) کے دور میں یونانی جب کہ محمود غزنوی کا (971- 1000ء کے دور میں عربی رسم الخط میں پشتو زبان تحریر کی جاتی تھی، لیکن عربی رسم الخط میں کچھ مشکلات بھی در پیش تھیں۔ کیوں کہ پشتو زبان کی ہر آواز کے لیے حرف موجود نہیں تھا۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ایرانی بادشاہ دارایوش کبیر کے عہد کا جو کتبہ ملا ہے اور جس کے بارے میں ماہرین آثار قدیمہ کی رائے ہیں کہ یہ تین، ساڑھے تین ہزار سال قبل مسیح کا ہے۔ اس پر خروشتی رسم الخط میں تین جملے لکھے ہیں جو بالکل پشتو زبان کے ہیں اور جن کا تذکرہ پہلے ہی اس مقالہ میں کیا جا چکا ہے۔ بہر کیف پشتو رسم الخط ماکو بہتر بنانے کے بارے میں انفرادی کوششیں جاری رہیں۔ ان کاوشوں میں بایزید انصاری (پیر روشن) کی کاوش نتیجہ خیز ثابت ہوئی جب انھوں نے تیرہ (۱۳) حروف وضع کیے جن پشتو کے مخصوص حروف، ځ، ڇ، ژ، ځ، ڼ شامل تھے۔ اخون درویزہ بابا نے پیر روشن کے وضع کردہ حروف میں ترامیم کیں جبکہ جو شحال خان خٹک نے زنجیری کے نام سے پشتو رسم الخط پر ایک مختصر رسالہ لکھا۔ یوں کوششیں جاری رہی بالآخر پشتو کیڈمی پشاور یونیورسٹی کے زیر اہتمام منعقدہ سیمنار 1991ء میں نسخ رسم الخط کی متفقہ منظوری دی گئی۔ حروف تہجی کی تعداد چوالیس (۴۴) ہے۔

پشتون قبائل اور اُن کی بولیاں:

پشتون ایک قدیم قوم ہے جو مختلف قبائل میں تقسیم ہے۔ اس قوم کی تین بڑی شاخیں بیان کی جاتی ہیں (1) سڑ بن (2) غور شتی (3) بیٹنی۔ یہ تینوں شاخیں روایت کے مطابق تین کے تین بیٹوں سڑ بن، غور غشت اور بیٹان سے مناسبت رکھتی ہیں تاہم پٹھانوں کا ایک معروف قبیلہ کرلانی بھی ہے۔ کرلان، آفریدی، خٹک، دلہ زاک، اور کزئی اور دیگر پہاڑی قبائیلوں کا جد امجد ہے۔ اس لیے اسے خاص اہمیت حاصل ہے۔ بعض مورخین نے اس کی نسل کا تذکرہ باقی تین بیٹوں کی نسلوں سے الگ کیا ہے۔ کسی نے اسے سڑ بنی اور کسی نے غور غشت نسل میں شامل کیا ہے جب کہ خوشحال خان خٹک کا کہنا ہے کہ پشتون قبائل پانچ شاخوں میں منقسم ہیں۔ ان متضاد آراء کو بہادر شاہ ظفر کاکاخیل نے اپنی کتاب "پشتون تاریخ کے آئینے میں" میں اس طرح سے پیش کیا ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

"سٹر بنی، غور غشتی اور بیٹنی قبائل میں عبدالرشید کے تین بیٹوں (سٹر بن، غور غشت اور بٹن) کی اولاد ہے۔ یہ تینوں طبقے اصلی افاغنہ کے نام سے مشہور ہیں۔ کیوں کہ روایت کے مطابق یہ تین عبدالرشید کی اصلی اولاد بھی ہیں اور افاغنہ بن آر میا کی اولاد میں بھی شامل ہیں۔ باقی دو طبقے یعنی متوزئی (خلجی اور لودھی) اور کرلانی اصلی افاغنہ کہلاتے ہیں۔ کیوں کہ وہ تین عبدالرشید کی اصلی اولاد میں شامل نہیں ہیں۔ البتہ افاغنہ ابن آر میا کی اولاد میں شامل ہیں۔ (4)

ان روایات کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ پشتون بنیادی طور پر چار سے پنج شاخوں میں تقسیم ہیں اور قبیلہ خٹک کا تعلق کرلانی شاخ سے جوڑا جاتا ہے۔

جغرافیائی طور پر یہ قوم افغانستان سے لے کر خیبر پختونخوا اور پھر آگے بلوچستان تک پھیلی ہوئی ہے۔ لسانیات کے اصولوں کے مطابق جغرافیائی طور پر پھیلی ہوئی اس قوم کی زبان کے لہجوں میں فرق پایا جائے گا اور ایسا ہی ہے۔ شروع میں پشتو زبان ایک ہی لہجے میں مروج رہی ہوں گی۔ مگر اب متعدد لہجے مروج ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ ہر قبیلے کا لہجہ اور بولی دوسرے قبیلے کے لہجے اور بولی سے جدا ہے۔ ماہرین لسانیات نے پشتو کے دو لہجوں کو معروف گردانا ہے۔

پشاوری یوسفزئی لہجہ (ب) قندھاری لہجہ

پشاوری یا یوسفزئی لہجے کو معیاری لہجہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ صوبہ خیبر پختونخوا کے شمال میں واقع علاقوں میں بولا جاتا ہے۔ صوبے کے جنوب میں ادا کیا جائے والا لہجہ قندھاری لہجہ کہلاتا ہے جو خالص حالت میں ہے۔ دونوں ہوئی سٹر بنی قبائل کے لہجے کو پشاوری یوسفزئی لہجہ کہا جاتا ہے اور یہ قبائل زیادہ تر پشاور کے ارد گرد آباد ہیں۔ دوسری طرف بیٹنی قبائل کے لہجے کو قندھاری لہجہ کا نام دیا گیا ہے۔ یہ قبائل جنوبی اضلاع اور افغانستان میں شامل ہیں۔ پشاوری لہجے کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ ادبی سرمایہ اسی میں ہے، الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کا کام اسی لہجے ہوتا ہے جب کہ قندھاری لہجہ بیرونی اثرات سے پاک اور خالص شکل میں ہے۔

خٹک قبیلہ :

خٹک پشتونوں کا معروف قبیلہ ہے جو قدیم تاریخ میں ستاگیری یا ستاگودائی کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ ہیروڈوسن سمیت متعدد مورخین ان کے لیے ستاگردائی کا لفظ ہی استعمال کیا ہے جس کے معانی ہیں ستا بمعنی سو اور گودائی بمعنی بیل۔ یعنی سو بیلوں کا مالک۔ چونکہ اُس زمانے میں لوگوں کی خوشحالی کا پیمانہ بیل گایوں کی تعداد ہی تھا اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ اُس عہد میں خٹک قبیلہ ایک طاقتور اور مالدار قبیلہ تھا۔ بعد میں یہی لفظ خت گودے بن گیا اور آہستہ آہستہ بگڑ کر خٹک بن گیا۔ اس لفظ کی توضیح یوں بھی کی گئی ہے کہ خٹ پشتو زبان میں پشتہ، ٹیلے یا چٹان کو کہتے ہیں لفظ خٹ کا اسم تصغیر خٹکے اور خٹ گوٹے بنتا ہے۔ یعنی کم اونچی پہاڑی یا چٹان۔ اب اگر علاقہ خٹک کی طبعی کیفیت کو دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ اکثر دیہات خٹوں، ٹیلوں اور چٹانوں پر آباد ہیں۔ یوں خٹک کا لفظ ان علاقوں کے لیے استعمال کیا جانے لگا۔ بہر کیف اس لفظ کی وجہ تسمیہ کچھ بھی ہو۔ یہ قبیلہ کرلان کی اولاد میں سے ہے اور آج کل ضلع کرک کوہاٹ، ضلع نوشہرہ، ضلع راولپنڈی کی تحصیل کھوڑ سمیت متعدد جگہوں پر متمکن ہے۔

اکوڑہ خٹک:

اکوڑ خان، پشتو کے معروف شاعر خوشحال خان خٹک کے پر دادا تھے۔ انوں نے چونترہ (سوترہ) سے ہجرت کر کے دریائے کابل پر پڑاؤ کیا تھا کہ اس دوران میں مغل بادشاہ اکبر کو مغل قافلوں کی حفاظت کے لیے ایک بہادر جنگجو کی تلاش تھی۔ پس اُنھوں نے یہ ذمہ داری اکوڑ خان کو سونپی اور اکوڑ خان نے سرائے اکوڑہ کے نام سے سرائے تعمیر کی۔ آج کل یہ اکوڑہ خٹک کے نام سے معروف بستی کی صورت میں ہے۔ یہ ایک مردم خیز علاقہ ہے اور اس میں خوشحال خان خٹک، اشرف خان ہجری، عبدالقادر خان خٹک، صدر خان خٹک، بی بی حلیمہ جیسے نامور شعرا و ادبا پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ شعر و ادب کا یہ سفر تا حال جاری ہے۔

اکوڑہ خٹک اور دیگر خٹک لہجوں میں نمایاں فرق دیکھا جا سکتا ہے۔ اس پہلے اس مضمون میں اکوڑہ خٹک کے لوگوں کی پشتو کی ساخت کا اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔ چونکہ یوسفزئی لہجہ معیاری لہجہ تسلیم کیا جاتا ہے اس لیے یوسفزئی لہجے کو یہاں معیار بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

قندہاری لہجے کی طرح خٹک قبیلے کے لوگ عموماً الف کو و سے تبدیل کر دیتے ہیں۔ یہ اس بولی کی ایک بڑی پہچان ہے۔ آفریدی قبیلے کے لوگ بھی تقریباً ایسا ہی کرتے ہیں۔ اس صوتی تغیر کی ہزاروں مثالیں ہیں جن میں سے کچھ مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

یوسفزی بولی:	اکوڑہ خٹک بولی
کار(کام)	کور
مار(سانپ)	مور
جاڑو(جھاڑو)	جوڑو
راشہ(آجاؤ)	روشہ
پاسا(اُٹھ جاؤ)	پوسہ
ساگ(سبزی)	سوگ
ڈراما	ڈروما
چاقو	چوقو
زائے(جگہ)	زوئ
لاندی(نیچے)	لوندی
غار	غور
روان(جانے والا)	روون
باغ	بوغ
کابل	کوبل
کال	کول
وصال(نام)	وِصول
عدنان(نام)	عدنون
لاڑشہ(چلے جاؤ)	لوڑشہ
لاسونہ	لوسونہ
جال	جول
راکڑہ(دے دو)	روکڑہ
سلام	سلوم

اخبار	اخبور
پروگرام	پروگروم

یہ امر دلچسپ ہے کہ قبیلہ خٹک کی دیگر شاخوں کی طرح اکوڑہ خٹک کے افراد بعض دفعہ "الف" کو "الف" ہی ادا کرتے ہیں اور اس کو "واؤ" میں تبدیل نہیں کرتے۔ یہاں ان کی بولی معیاری (یوسفزئی) بولی ہی کی طرح ہو جاتی ہے۔ یہ مثالیں ملاحظہ ہوں:

یوسفزئی بولی	**اکوڑہ خٹک بولی**
بابا	بابا
چاچا	چاچا/چچا
چاچی	چاچی/چچی
دال	دال
ماما (ماموں)	ماما
موبائل	موبائل

"خ" کو "ش" سے تبدیل کرنا:

"خ" پشتو کا ایک مخصوص حرف ہے جو اُردو فارسی میں موجود نہیں ہے۔ اس کا تلفظ کسی حد تک "ح" کی طرح ہے اور اسے "حین" کہتے ہیں۔

اکوڑہ خٹک کے لوگ دیگر خٹک کی طرح "خ" کو ش میں تبدیل کر دیتے ہیں جس کی کچھ مثالیں ذیل میں پیش کی جاتی ہیں:

یوسفزئی بولی	**اکوڑہ خٹک بولی**
اوخ (اونٹ)	اوش
اوخکی (آنسو)	اوشکی
بالخ (تکیہ)	بالشت
پختو (پشتو)	پشتو
پختانہ (پٹھان)	پشتانہ
پختون	پشتون
پیخور (پشاور)	پشاور
خواری کخ (مزدور)	خواری کش
خواخی (ساس)	خواشی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.5 No.2 2022

کرخہ (لکیر)	کرشہ
لخکر (لشکر)	لشکر
ماسپخن (ظہر)	ماسپشن
نوخار (نوشہرہ)	نوشار
واخہ (گھاس)	واشہ
ویختہ (بال)	ویشتہ
خار (شہر)	شار
خکاری (شکاری)	شکاری
خزہ (عورت)	شزہ
خہ (اچھا)	شہ

دیگر صوتی تغیرات:

یوسفزئی اور اکوڑہ خٹک بولی میں متعدد صوتی تغیرات پائے جاتے ہیں۔ یہاں کچھ مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان دو بولیوں میں کس قسم کے صوتی تغیرات پائے جاتے ہیں۔

یوسفزئی بولی	اکوڑہ خٹک بولی
اودریگہ (رُک جاؤ)	ودریجہ
اوتڑہ (باندھ دو)	ووتڑہ
اوزہ (نکل جاؤ)	وزہ
بیزہ (بکری)	بزہ
پٹی (کھیت)	پٹائی
پکے (پنکھا)	پکائی
پورتہ (اوپر)	پوڑتہ
تری (سے)	تئ
جبہ (زبان)	جبہ

شیز(چیز)	چیز
زما(میرا)	مو
دوی(انھوں)	دي
سپرلے(بہار)	سپرلائی
سپی(کتا)	سپائی
سپیلنی(ہرمل)	سپیلنائی
سم(ٹھیک)	سام
غروکی(ڈکار)	غروچی
غوڑی(گھی)	غویڑی
کوی(کرتا ہے)	کئی
کیگدہ(رکھ دو)	کیدہ

مندرجہ بالاعث سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ اکوڑہ خٹک کے لوگ دیگر خٹک قبیلے کی دیگر شاخوں کی طرح معیاری بولی (یوسفزئی بولی) سے جدا بولی استعمال کرتے ہیں۔ اگرچہ ان اختلافات کی نوعیت اور قسمیں متعدد ہیں تاہم بنیادی اختلافات کی طرف اس آرٹیکل میں اشارہ کیا گیا اور ساتھ ساتھ مثالیں بھی پیش کی گئیں جن سے معیاری بولی اور اکوڑہ خٹک کی بولی کے درمیان پائی جانے والی تفاوت کا بخوبی اندازلگایا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات

1۔ عبدالحئی، دہ پختو ادبیاتوں تاریخ، اسد دانش مطبع، کابل، دریم چاپ، 2018ء

2۔ شفیق احمد شنوای، "پشتو زبان ایک مختصر تعارف، تحقیقی مضمون غیر مطبوع، مملوکہ قرطبہ یونیورسٹی، پشاور، ص،2

3۔ محمد ہوتک، پٹہ خزانہ، پختو تڑیوالہ مرکہ، پختو نخوا، 2016ء، ص،54

4۔ سید بہادر شاہ ظفر کاکا خیل، پشتون تاریخ کے آئینے میں، یونیورسٹی بک ایجنسی، پشاور، 2014ء، ص637